علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ کراچی

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ
شاہ محمد اسمٰعیل شہید ۔ از قلم علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ	۱۱
مختصر سوانح حیات شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ	۱۹
تمہید: سبب تالیف	۲۷
فصل اول: بدعت کی حقیقت	۲۹
بدعت کی دو اقسام: بدعتِ اصلی، بدعتِ وصفی۔	۳۲
بحث اول: بدعتِ اصلیہ کے مفہوم کی تحقیق	۳۳
لفظ مُحْدَث کی تحقیق۔	۳۳
سنت حقیقیہ اور سنت حکمیہ۔	۳۴
کسی چیز کے عہد نبوی میں موجود یا رائج ہونے کا مطلب۔	۳۶
کسی چیز کے قرون ثلاثہ میں ہونے کا مطلب۔	۳۷
کسی قوم یا گروہ کی "سیرت" کا مفہوم۔	۳۸
"اَصْحَابِی" سے مراد۔	۳۹
"قَرْنِی" کا مفہوم۔	۴۰
لفظ "اُمُور" کی تحقیق۔	۴۲
"اُمرِ دین" کے معنی۔	۴۳

اور امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت علیؓ سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے جس میں (لوگوں میں) اسلام سوائے نام کے کچھ باقی نہ رہے، اور قرآن میں سے سوائے اس کے رسم الخط اور کتابت کے کچھ باقی نہ رہے، اور ان کی مسجدیں تو (خوب) بنی ہوئی آباد ہوں گی لیکن ہدایت کے لحاظ سے خالی اور غیر آباد ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے (کی مخلوق میں) بدترین ہوں گے۔ انہی میں سے فتنہ نکلے گا اور پھر انہی میں لوٹ جائے گا۔

مذکورہ بالا اچھے سمجھے جانے والا کاموں (استحسانات) میں سے ایک ناقص قیاس ہے۔ اور اس قیاس سے مراد یہ ہے کہ ایک چیز شریعت میں آئی ہے (اور اس کی رو سے جائز ہے)۔ کوئی شخص ایک دوسری چیز کو جو اُس (مشروع) چیز سے بعض اوصاف میں مشابہت رکھتی ہے اپنی ناقص عقل میں اس مشروع چیز کی نظیر قرار دے لے اور مشروع چیز کا حکم اس دوسری غیر مشروع چیز پر بھی جاری کر دے۔ یہ قیاس گمراہی کا باعث ہے اور اس کو دینی احکام میں داخل کرنا مردود وغیر مقبول ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ (البقرہ: ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے وہ شخص جس کو شیطان (جن) نے لپٹ کر بدحواس کر دیا ہو۔ یہ (سزا) اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ "مال خرید کر نفع پہ بیچنا بھی تو سود کی طرح ہے" حالانکہ اللہ تعالیٰ نے (نفع پر) بیچنا حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

ان مذکورہ بالا وجوہ میں سے ایک وجہ امور دین میں افراط (زیادتی) کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص یہ دیکھتا ہے کہ ایک کام شریعت میں ثابت ہے اور شارع نے اس کو کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کے فضائل اور خوبیاں اور فائدے بیان فرمائے ہیں تو یہ شخص خیال کرتا ہے کہ اس کام کو جس قدر زیادہ کیا جائے گا اور اس میں جتنی افراط (زیادتی واضافہ) کیا جائے گا اسی قدر شریعت کی طرف سے اس کی تعریف وتحسین ہوگی اور آخرت کے فائدے اس کو زیادہ حاصل ہوں گے اور رحمت الٰہی اس پر خوب متوجہ ہوگی اور غیب کی برکتیں اس پر بکثرت نازل ہوں گی۔ حالانکہ دین کے ہر کام کی ایک حد اور اندازہ مقرر ہے جس کو شارع نے بیان کر دیا ہے۔ اور اس کا محل وموقع بھی معین ہے جس کی تصریح شارع نے کر دی ہے۔ لہٰذا حق تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کا حاصل ہونا